سوال

(16) مسئلہ امامت و بیعت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیانِ شرع متین مسائل ذیل میں :

1۔ متعدد مواضع کے لوگوں نے ایک عالم متدین کو پسند کر کے اسلامی امور کے بندوبست کے لیے اس کے ہاتھ پر بطوع خاطر بیعت کی اورچند مدت تک تابع داری کرتے آئے۔ اب بعض لوگوں کے اغواسے بجرم ایں کہ متبوع حقہ نوش وغیرہ کے مکان میں ضیافت کھاتا ہے، لہٰذا بیعت سابقہ توڑ کر دوسرے عالم کے ہاتھ پر کریں تو یہ کرسکتے ہیں یا نہیں؟

2۔ جو لوگ جدوجہد سے لوگوں کو بیعت سابقہ توڑنے کی فتنہ میں ڈالے اوراغواسے جماعت مستقرہ میں یہ فساد ڈال کر آپس کی اصلاح توڑنے کو برانگیختہ کریں تو یہ لوگ کیسے ہیں اور شرعاًیہ کارروائی جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السوٴال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب ایک یا کئی بستی والے مسلمان، رعایا غیر حکام اسلام، کسی مسلمان کو علماے متدینین سے اپنے لیے والی بنادیں، تاکہ ان کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرے اوران میں جمعہ، جماعات واعیاد وغیرہ احکام شرعیہ قائم کرے کہ جن کی حکام وقت مزاحمت نہیں کرتے اور بیعت کریں اس سے اس امر پر کہ اس میں نافرمانی نہ کریں گے اوراقرار کرلیں اپنی جانوں پر تواس طرح کی تولیت بلاشک جائز ہے، بلکہ واجب ہے ہر ان عدد پر کہ تین یا زائد کو پہنچ جائیں کہ ایک کو اپنے لیے ان میں سے والی بنادیں، اس وجہ سے کہ تفریق شرعاًمنہی عنہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : وَلَا تَفَرَّقُوا (یعنی فرقہ فرقہ مت ہوجاوٴ) لہٰذا اجتماع ضروری ہے اوربلا ناظم ووالی کے یہ انتظام واجتماع حاصل نہیں ہوسکتا۔

بدیں وجہ انتظام ناظم وتولیتِ والی ضروری ہے۔ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کہ تین ہوں سفر میں توان کو چاہیے کہ ایک کو ان میں سے امیر بنائیں۔ جب یہ امیر بنانا تین مسافروں کے لیے واجب ہوا تو پھر وجوب اس کا ان سے زائد پر بہت ہی لائق واولیٰ ہوا۔ پھر جب وہ اس کو والی اپنے نفسوں پر قرار دے چکے ہیں، اب ان کے واسطے جائز نہیں کہ اس کو معزول کردیں یا اس کی بیعت اتاردیں اوراس کی اطاعت سے نکل جائیں، اگرچہ اس کو کسی شے کا معصیتِ خدا سے مرتکب دیکھیں، جب تک وہ ان میں نماز قائم کرتا رہے۔

ہاں البتہ واجب ہے ان پر کہ براجانے اس امر کو جووہ معصیتِ خدا کرتا ہے، بدلیل فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ بہتر امام تمہارے وہ ہیں، جو تمھیں دوست رکھیں اور تم ان کو دوست رکھو اور تم دعا کرو ان کے حق میں اور وہ دعا کریں تمہارے حق میں اور بدتر امام تمہارے وہ ہیں، جو تم کو مبغوض جانیں اور تم ان کو جانو، وہ تم پر لعنت برسائیں اور تم ان پر

لعنت برساؤ۔ ہم نے کہا: اے رسولِ خدا! کیا ہم ایسے موقع پر ان کی بیعت وعہدان کی طرف ڈال نہ دیں؟ فرمایا: نہیں! جب تک وہ تم میں نماز قائم رکھیں۔ خبردار! جس شخص پر کوئی والی ہو اور اس کو معصیتِ خدا کا مرتکب دیکھے تو اس کو چاہیے کہ اُسی معصیتِ خدا ہی کو برا جانے اور اس کی اطاعت سے ہاتھ نہ کھینچے۔

اس سے واضح ہوگیا کہ وہ امور جو سوال میں مذکور ہیں مثل تنباک وغیرہ پینے والے کے ساتھ والی کا ملنا تو ان میں ایسا کوئی امر نہیں ہے کہ جس کے سبب سے اس کا معزول کرنا یا اس کی بیعت توڑ دینا یا اس کی اطاعت سے خارج ہونا جائز ہو، چہ جائے کہ ان پر اس کو واجب قرار دیا جائے، کیونکہ سوال میں مذکورہ بالا امور میں ترک اقامتِ صلاۃ نہیں ہے جو اس کے جواز کی شرط ہے۔ واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب۔

جواب سوال ثانی:

بیعت ثانیہ کا حکم یہ ہے کہ وہ ہرگز جائز نہیں، چونکہ اس سے تفریق اور بے وفائی لازم آتی ہے، لہٰذا یہ دونوں جائز نہیں، جیسا کہ گزر چکا اور عن قریب آتا ہے۔ نیز حکم اس امر میں کوشش کرنے والوں کا یہ ہے کہ وہ ناجائز امر مثل تفریق و بے وفائی میں سعی کرنے والے ہیں، لہٰذا وہ عاصی ٹھہرے، اسی طرح سے حکم مولوی صاحب مذکور کا (جو سوال میں واقع ہوئے ہیں) اور حکم اس جماعت کا؛ جو طاعتِ والی اول سے خارج ہو بیٹھی ہے، بے وفا ہیں اور بے وفائی نفاق کی خصلتوں میں سے ایک خصلت ہے اور کبیرہ گناہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چار چیزیں ہیں، جن میں وہ ہوں وہ خالص منافق ہوتا ہے اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہو، اس میں ایک خصلت نفاق کی ہے، حتی کہ وہ اس کو ترک کر دے: 1۔ امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ 2۔ جب باتیں کرے تو جھوٹ کرے۔ 3۔ جب عہد وپیمان کرے تو بے وفائی کرے۔ 4۔ جب جھگڑا کرے تو فحش بکے۔'' نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر بے وفا کے لیے قیامت کے دن جھنڈا ہوگا کہ وہ اس کی وجہ سے پہچانا جائے گا۔''

امام مسلم نے بروایت ابو سعید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بے وفا کے لیے قیامت کے دن اس کے چوتڑوں کے پاس جھنڈا ہوگا۔ مشکوۃ

یہاں سب پر جو واجب ہے وہ یہ ہے کہ خدا کی طرف جھکیں اور تمام ان چیزوں سے کہ جن کے وہ مرتکب ہوئے ہیں، مثل بے وفائی وسعی فی الفساد وغیرہ کے توبہ کر لیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: 'کہو اے بندو میرے جنھوں نے زیادتی کی اوپر جانوں اپنی کے! مت ناامید ہو رحمت اللہ کی سے، تحقیق اللہ بخشتا ہے گناہ سارے، تحقیق وہی بخشنے والا مہربان ہے اور رجوع کرو طرف پروردگار اپنے کے اور مطیع رہو واسطے اس کے پہلے، اس کے کہ آئے تم کو عذاب، پھر نہ مدد کیے جاؤ گے۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری](#)

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 68

محدث فتویٰ